مولانا ساجد الرحمٰن زاہد۔ ساہیوال

آمین بالجہر گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

یہود تم سے اتنا حسد کسی اور چیز میں نہیں کرتے جتنا آمین اور سلام سے کرتے ہیں۔

"نحمده و نصلي علي رسوله الكريم" اس امر کو مسلمانوں کی بد نصیبی ہی کہا جائے گا کہ انکے ہاں بعض ایسے مسائل کو ہی اختلافی بنا دیا گیا ہے۔ جو دراصل اختلافی نہیں ہیں۔ مگر بعض لوگوں نے جان بوجھ کر ان کو اختلافی بنا دیا ہے۔ ان اختلافات کے رواج پا جانے کی ...ل وجہ یہ ہے ۔ عوام الناس و ان مسائل کے بارے میں ذاتی علم نہیں ہے۔ وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے جلد استعمال ہو جاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مسلمان عوام اگر ان کی حقیقت کو جان سکیں تو نہ صرف مسلمانوں کے بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں بلکہ ان کے باہمی روابط اور مل بیٹھنے کی راہیں آسانی سے ہموار ہو سکیں گی۔ ایسے مسائل میں سے ایک مسئلہ امین بالجہر کا بھی ہے۔ جس کا تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے۔

امین کا معنی و مفہوم

امین اسم فعل ہے۔ یعنی صورتاً اسم ہے اور معنی کے لحاظ سے استجب (قبول فرمالے) کے معنی ہیں۔ یہ قرآن مجید سے نہیں ہے۔ لیکن سورۃ فاتحہ کے آخر میں امین کہنا مسنون ہے۔ امام و مقتدی کا اسے سری نمازوں میں آہستہ اور جہری نمازوں میں بلند آواز سے کہنا احادیث صحیح سے ثابت ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہی قول اہلِ علم صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین؛ تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا ہے کہ آمین بلند آواز سے کہنی چاہئے نہ کہ آہستہ۔ یہی قول امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحٰق کا ہے۔

حدیث سے امین بالجہر کے دلائل

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفرله ماتقدم من ذنبه."

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے موافق ہو گئی اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ بخاری ص ۱۰۸، ج ۱، مسلم ص ۱۷۶، ج ۱، ترمذی ص ۵۷، ج ۱، ابوداؤد ص ۱۳۵، ج ۱، نسائی ص ۱۱۳، ج، ابن ماجہ ص ۶۱، موطا امام مالک ص ۶۹، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ ترمذی ص ۵۷ ج ۱

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں۔

"سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قراء غير المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين و مد بها صوته"

میں نے نبی ﷺ سے سنا جب بھی آپ ﷺ ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے اور آواز بلند کرتے۔ (ترمذی ص ۵۷، ج ۱ دارقطنی ص ۳۳۴، ج ۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

"کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين

قال آمین حتی یسمعها اهل الصف الاول فیرتج بها المسجد۔“

جب رسول اللہ ﷺ ولا الضالین کہتے تو آمین کہتے یہاں تک کہ پہلی صف والے سن لیتے پس مسجد (آمین کی آواز سے) گونج جاتی۔ (ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۱ ابن ماجہ ص ۶۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قرأۃ ام القرآن رفع صوتہ قال آمین۔“

جب رسول اللہ ﷺ قرأۃ فاتحہ سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔ (دار قطنی، بیہقی، حاکم)

دارقطنی نے اس حدیث کو حسن حاکم نے صحیح اور بیہقی نے حسن صحیح کہا ہے۔ (سبل الاسلام ص ۲۰۴ ج ۱)

حضرت وائل بن حجرؓ روایت کرتے ہیں۔

” انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجھر بآمین۔“

انہوں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی پس آپ ﷺ نے بلند آواز سے آمین کہا۔ ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں۔

” قال آمین ورفع صوتہ“

آپ ﷺ نے آمین کہا اور آواز بلند کی۔ (دارمی، ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۱)

” عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول آمین اذا قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔“

حضرت علی المرتضیٰؓ (خلیفہ چہارم) فرماتے ہیں۔ میں نے سنا جب رسول اللہ ﷺ ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے۔ (مستدرک حاکم، اعلام الموقعین ص ۲۴۳ ج ۲ حصہ ۵)

” قال شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول آمین۔“

ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہتے تھے۔ (بخاری ص ۱۰۸ ج ۱، ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۱، موطا امام مالک ص ۶۹)

صحابہ کرامؓ کا عمل

احادیث سے آمین بالجہر کے دلائل کے بعد اب دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کا عمل کیا تھا۔ امام بخاریؒ باب الجھر الامام بالتامین میں روایت ذکر کرتے ہیں۔

” امن ابن الذبیر ومن وراء ہ حتی ان للمسجد للجۃ۔“

عبداللہ بن زبیرؓ اور ان کے مقتدیوں نے اس زور سے آمین کہی کہ مسجد گونج گئی۔ (بخاری ص ۱۰۷، مسند الشافعی ص ۸۲ ج ۱)

” روی البیہقی فی باب جھر اماموم بالتامین عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ کان یرفع صوتہ امام کان او ماموما۔“

بیہقی نے باب مقتدی کا بلند آواز سے آمین کہنے کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ امام ہوتے یا مقتدی بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔ (کتاب الام ص ۲۱۴ ج ۱)

مولانا اسمعیل شہید فرماتے ہیں. اسی طرح بعض روایات میں غور و خوض اور تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہنے سے باالجہر (بلند) کہنا زیادہ اولیٰ ہے. کیونکہ جہر کی روایت خفیفہ کی روایت سے زیادہ واضح ہے

امام ابو حنیفہؒ کے استاد جن کے متعلق امام صاحب فرماتے ہیں۔ (مارایت مثلہ) یعنی میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ (میزان الذھبی) عطاءؒ فرماتے ہیں۔

”ادرکت مائتین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا المسجد اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین سمعت لھم رجۃ آمین۔“

میں نے نبی پاک ﷺ کے دو سو صحابہؓ کو اس مسجد (الحرام) میں پایا جب امام ولا الضالین کہتا تو آمین کی گونج سنائی دیتی۔ (کتاب الام ص ۲۱۴ ج ۱)

ائمہ وعلمائے امت کے اقوال

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

فاذا فرغ الامام من قرأة ام القرآن قال آمين و رفع بها صوته ليقتدى به من خلفه۔

"جب امام قرأۃ فاتحہ سے فارغ ہو تو بلند آواز سے آمین کہے تو مقتدی بھی اس کی اقتداء میں آمین کہے۔ (کتاب الام ص ۲۱۴ ج ۱)

علامہ ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

"وليس ان يجهر به الامام والمأموم فيما يجهر بالقرأة و اخفائوها فيما يخفى فيه۔"

"اور امام و مقتدی کا جہری نمازوں میں آمین بالجہر اور سری نمازوں میں آہستہ آمین کہنا سنت ہے۔" (المغنی لابن قدامہ ص ۱۶۱ ج ۱)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہی قول اہل علم صحابہ کرامؓ، تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا ہے کہ آمین بلند آواز سے کہنی چاہیئے نہ کہ آہستہ یہی قول امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحٰق کا ہے۔ (ترمذی ص ۵۷ ج ۱)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"والحديث دليل على انه يشرع للامام التامين بعد قرأة الفاتحة جهرا۔"

"اور حدیث دلیل ہے کہ امام کا قرأۃ فاتحہ کے بعد آمین بالجہر کہنا شرعی ہے۔" (سبل السلام ص ۴۰۴ ج ۱)

علامہ ابن القیم الجوزی فرماتے ہیں:

"السنة المحكمة الصحيحة الجهر بآمين فى الصلوة۔"

"نماز میں آمین بلند آواز سے کہنا سنت محکمہ صحیحہ ہے۔ (اعلام الموقعین)

شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:

"والجهر بالقرأة و آمين والاسرار بهما۔"

"جب امام قرآۃ بالجہر کرے تو بلند آواز سے آمین کہے اور جب آہستہ پڑھ رہا ہو (جیسے ظہر اور عصر کی نمازوں میں) تو آمین آہستہ کہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۱)

مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ فرماتے ہیں:

"وكذا يظهر بعد التعمق فى الروايات والتحقيق ان الجهر بالتامين اولى من خفضه لان رواية جهره اكثر و اوضح من خفضه۔"

"اسی طرح بعض روایات میں غور و خوض اور تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ آمین خفیفہ کہنے سے بالجہر کہنا زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ جہر کی روایت خفیفہ والی روایت سے زیادہ واضح ہے۔" (تنویر العینین ص ۵۴)

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ فرماتے ہیں:

"ويقول بعدها آمين جهرا فى الصلوة الجهرية و سرا فى السريه۔"

اور آپؐ قرات فاتحہ کے بعد جہری نمازوں میں آمین بالجہر کہتے اور سری نمازوں میں آہستہ آمین کہتے تھے۔ (کیفیۃ صلوٰۃ النبیؐ ص ۱۱۲)

احناف کے عالم مولانا عبدالحیٔ حنفی فرماتے ہیں:

"والانصاف ان الجهر قوى من حيث الدليل۔"

"اور صحیح بات یہ ہے کہ آمین بالجہر کہنے کا ثبوت بہت پختہ ہے۔" (تعلیق الممجد ص ۱۰۵)

آمین آہستہ کہنے کے دلائل اور ان کے جوابات

مولفین صحاح ستہ نے آمین آہستہ کہنے کی کوئی حدیث ذکر نہیں کی صرف امام ترمذی نے ایک حدیث ذکر کی ہے جو صحت کے لحاظ سے بہت کمزور ہے:

"عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبى ﷺ قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين و خفض بها صوته۔"

حضرت علقمہ بن وائلؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الضالین پڑھا اور آہستہ سے آمین کہا۔ (ترمذی ص ۵۸ ج ۱)

(اس حدیث کو شعبہ نے روایت کیا ہے اور آمین بالجہر والی حدیث کو سفیان نے روایت کیا ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ شعبہ کی حدیث سے سفیان

آیئے! قیاس و آراء کو

چھوڑ کر نبوی طریقہ اپنایئے سنت کو زندہ کیجئے۔ یہی

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

کی حدیث زیادہ صحیح ہے کیونکہ شعبہ کو اس حدیث کے بیان کرنے میں کئی مقامات پر غلطی ہوئی ہے۔

(۱) ایک تو شعبہ نے کہا حجر ابی العنبس لیکن صحیح نام حجر بن العنبس ہے اور ان کی کنیت ابا السکن ہے۔

(۲) دوسری غلطی یہ ہے کہ شعبہ نے راویوں میں علقمہ بن وائل کو زیادہ کیا ہے حالانکہ وہ اس میں نہیں ہے صحیح سند حجر بن العنبس عن وائل بن حجرؓ ہے۔

(۳) شعبہ "وخفض بھا صوتہ" کہا لیکن وہاں "مدبھا صوتہ" ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذرعہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا سفیان کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ (جس میں آمین بالجہر کہنے کا ذکر ہے) (ترمذی ص ۵۸ ج۱)

اس حدیث کے متعلق احناف کے عالم مولانا عبدالحئی حنفی فرماتے ہیں:

"قد اجمع الحفاظ عنهم البخاری وغيره ان شعبة و هم فی قوله خفض صوته انما هو مدصوته لان سفیان کا احفظ من شعبة۔"

حفاظ حدیث (محدثین) کا اجماع ہے کہ جن میں امام بخاری و دیگر شامل ہیں کہ شعبہ کو ان الفاظ "و خفض بھا صوتہ" میں وہم پیدا ہوا ہے۔ صحیح الفاظ "مدبھا صوتہ" ہیں کیونکہ سفیان کا حافظہ شعبہ سے زیادہ تھا۔ (تعلیق الجد ص ۱۰۵)

مولانا موصوف اسی حدیث کے متعلق اپنی دوسری کتاب میں فرماتے ہیں:

"اتفق الحفاظ واليهم المرجع فی تنقید الاسانید فی سندة خدشة و خطأ من شعبة احد رواته والصحيح فجهر بها وقد ثبت الجهر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باسانيد متعدده۔"

حفاظ حدیث (محدثین) کا اتفاق ہے۔
اور اس حدیث کی سند پر تنقید میں انہی کی طرف رجوع کیا جائے گا' اس کی سند میں خدشہ ہے اور شعبہ سے اس کے بیان میں غلطی ہوئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ آمین بالجہر کہا جائے کیونکہ آمین بالجہر کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد اسناد سے ثابت ہے۔ (عمدۃ الرعایۃ ص ۱۴۶ ج۱)

دوسری دلیل (احناف کا قیاس)

"ان آمین دعاء والاصل فی الدعاء الاخفاء لقوله تعالیٰ ادعو ربکم تضرعا و خفية۔"

آمین دعا ہے اور صحیح یہ ہے کہ آہستہ کی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (پکارو اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور چپکے سے) (عمدہ الرعایۃ ص ۱۴۶ ج۱)

"وقال الله تعالیٰ و اذا قری القرآن فاستمعوله وانصتوا۔"

اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنو۔ (روضۃ الندیہ ص ۱۰۱ ج۱)

جواب:-

احناف کے اس قیاس کے جواب میں علامہ ابن القیم الجوزیؒ فرماتے ہیں:

والذی نزلت علیه هذه الآية هوالذی رفع صوته بالتامين والذين امروا رفعوا به اصواتهم ولا معارضة بين هذه الآية والسنة۔ الخ۔

اگر اس آیت کا یہی مطلب ہے تو جس پر یہ آیت اتری خود اس نے اس کے خلاف کیوں کیا؟ اور بلند آواز سے آمین کیسے کہی؟ پھر کیا وجہ ہے کہ جن صحابہؓ کو یہ حکم قرآن میں ہوا تھا وہ اس کے خلاف ہی کرتے رہے اور اونچی آواز سے آمین کہتے رہے۔ بس یہی ایک اس بات کو سمجھانے کیلئے کافی بلکہ کافی سے زیادہ ہے کہ آیت کا وہ مطلب نہیں جو تم لے رہے ہو۔ پس بحمداللہ نہ آیت حدیث کے خلاف ہے نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ کے مخالف تھے۔ (اعلام الموقعین ص ۳۴۷ ج۲)

تیسری دلیل:

"قال ابو حنيفة ولين اخفائوها لانه دعاء کالتشهد۔"

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ آمین آہستہ کہنا سنت ہے کیونکہ یہ تشہد کی طرح دعا ہے یعنی جیسے تشہد کی دعائیں آہستہ پڑھی جاتی ہیں اسی طرح آمین بھی آہستہ کہا جائے گا۔

جواب:- علامہ ابن قدامہؒ اس کے جواب میں فرماتے:

ولنا ان النبی صلی الله علیه وسلم قال آمین و رفع صوته ... الخ۔ فانه دعاء و یجهر به دعاء والتشهد تابع له فیتبعه فی الاخفاء و هذا تابع للقرأة فیتبعها فی الجهر۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے لئے

دلیل ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بلند آواز سے کہا بے شک آمین دعا ہے اور بالجہر کہی جائے گی اور تشہد میں مقتدی بھی امام کی طرح دعائیں آہستہ پڑھے گا۔ لیکن آمین قرأۃ کے تابع ہے جب قرأۃ جہری کی جائے گی تو آمین بھی بالجہر کہا جائے گا۔ (المغنی لابن قدامہ ص ۱۶۱ ج ۲)

آمین سے حاسد کون؟

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما حسدتكم اليهود على شئى ء ما حسدتكم على السلام والتامين"

یہود تم سے اتنا حسد کسی اور چیز میں نہیں کرتے جتنا حسد تمہارے سلام اور آمین کہنے سے کرتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا:

"فاكثروا قول آمين."

تم آمین زیادہ کہا کرو۔ (ابن ماجہ ص ۶۱)

ان تمام دلائل سے ثابت ہے کہ آمین بالجہر کہنا سنت ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں اللہ مالک الملک نے ساری انسانیت کیلئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ خود حکم فرمارہے ہے کہ آمین کثرت سے کہا کرو اور بلند آواز سے کہا کرو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے ماتقدم (پچھلے) گناہ بخش دیئے جائیں گے' صحابہ کرامؓ نے خود اس پر عمل کر کے نمونہ چھوڑا اور آج بھی مسجد الحرام و مسجد نبویؐ آمین کی صداؤں سے گونج رہی ہیں تو سوچئے! ہماری مساجد اس پکار سے خالی کیوں ہیں؟

آیئے! قیاس و آراء کو چھوڑ کر نبویؐ طریقہ اپنایئے' سنت کو زندہ کیجئے یہی گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

عاجز کی فقیرانہ صدا کا ہے یہ مقصد
آ جائے کوئی راہ پہ شاید اس ڈھب سے

بقیہ:- نظام عدل

نظام حکمرانی' ص ۱۵۵۔۱۵۷

۷۔ حسن ابراہیم' النظم الاسلامیہ (ترجمہ محمد علیم اللہ صدیقی) شیخ محمد بشیر اینڈ سنز لاہور ص ۱۰

۸۔ شمیم حسین قادری' اسلامی ریاست' علماء اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب لاہور' ۱۹۹۰' ص ۲۷۶

۹۔ البقرہ: ۲۸۲

۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الشہادات ج ۱ ص ۳۵۹

۱۱۔ شمیم حسین قادری' اسلامی ریاست' ص ۲۷۶

۱۲۔ سلیمان بن اشعث' سنن ابی داؤد' کتاب القضا' ایچ ایم سعید کمپنی کراچی' ۱۴۰۲ھ ص ۱۴۸

۱۳۔ احمد بن حنبل' مسند' مطبوعہ مکتبہ اسلامی بیروت' ج ۴' ص ۳۰۵

۱۴۔ ابن الطلاع : محمد بن الفرج' اقضیۃ الرسول (تحقیق و تدوین محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی) ترجمہ ادارہ معارف اسلامی لاہور' ص ص ۳۵۔۴۷

بقیہ:- اموال تجارت اور زکوٰۃ

چاہئے کہ وہ سب مال کی بازاری قیمت لگا کر ان کا مجموعہ کرلے۔ اگر وہ چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہو تو زکوٰۃ ادا کرے ورنہ نہیں۔

۵۔ زکوٰۃ کے معاملہ میں تمام تاجر برابر ہیں۔ خواہ وہ کارخانہ دار ہوں یا دستی کھڈی والے چھابڑی والے ہوں یا سونے کے بیوپاری۔ بڑے شہر کے تجارتی مرکز کے مالک ہوں یا پرچون فروش ہوں یا سونے کے ڈیلر ہوں۔ نفع کمانے والے ہوں یا نقصان اٹھانے والے۔ یہ تمام سال کے آخر میں اپنے اموال تجارت کا حساب لگا کر اگر اس کی مالیت چاندی کے نصاب کے برابر پائیں تو زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ جمہور فقہاء اسلام' امام ابو حنیفہ' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' امام سفیان ثوری اور امام رازی رحمۃ اللہ علیہم کی رائے ہے۔

جامعہ اثریہ للبنات کا تیئسواں سالانہ اجتماع برائے خواتین

حسب سابق جامعہ اثریہ للبنات (اثریہ روڈ) مشین محلہ نمبر 1 جہلم کا تیئسواں عظیم الشان 2 روزہ سالانہ اجتماع برائے خواتین مورخہ 7-8- اکتوبر بروز ہفتہ اتوار جامعہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ (ان شاء اللہ) اور جامعہ سے فارغ ہونیوالی طالبات کو اسناد اور ششماہی امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی طالبات کو انعامات دیئے جائیں گے۔ نیز ملک بھر سے آئی ہوئی مدارس' کلیات و جامعات کی طالبات کے مابین "وانتم الاعلون ان کنتم مومنین" (القرآن) کے موضوع پر تقریری مقابلہ بھی ہوگا۔ نیز 7 اکتوبر ہفتہ بعد نماز عشاء علامہ محمد مدنی صاحب رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم درس بخاری ارشاد فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)